Unknown source

ہیں اور تمسک کرانہیں یہی کہنا پڑتا ہے کہ وہ کوئی "غیر معلوم" سرچشمہ ہے۔ میں گمان کرتا ہوں کہ وہ "غیر معلوم" سرچشمہ سورج کے جرم میں نہیں ہے بلکہ اس کے باہر کائنات کے مرکز میں ہے، اور وہاں محض طبیعی اسباب سے قوت پیدا نہیں ہورہی ہے بلکہ ایک فوق الطبیعی ماخذ سے قوت کا فیضان ہورہا ہے، وَالعلم عند اللہ۔

پس یہ ایک بڑی غلطی ہے جس پر لوگوں کو متنبہ ہوجانا چاہیئے کہ انسان اپنے وقت کی معلومات کو حتمی و یقینی سمجھ لے اور ان کے خلاف جب کوئی حدیث یا آیت قرآنی نظر آئے تو اس کو مہمل قرار دینے لگے۔ انسان پر حقائق کا علم آہستہ آہستہ منکشف ہورہا ہے، اور اس ترقی کے ساتھ ساتھ وہ مسلمات خود ہی غیر مسلم ہوتے جاتے ہیں جن کی بنیاد پر احادیث اور آیات میں غلطیاں نکالنے کی جرأت کی جاتی ہے۔ میں یہ نہیں کہتا کہ احادیث میں ضعیف اور موضوع روایتیں نہیں ہیں۔ ہیں اور ضرور ہیں۔ مگر جن حدیثوں کی سند قوی ہو اُن کے معاملہ میں سخت احتیاط کی ضرورت ہے۔

کتاب کی طباعت اور ظاہری شان بہت اچھی ہے مگر جو چیز پڑھنے والے کی نگاہوں کو کھٹکتی ہے وہ یہ ہے کہ اس کو خط نستعلیق میں لکھا گیا ہے۔ عربی عبارت کو خط نستعلیق میں پڑھنا ذوق پر گراں گذرتا ہے اگر اسے نسخ ٹائپ میں چھپوایا جاتا تو اس کا حسن بہت بڑھ جاتا۔

تفسیر سورۂ تین (اُردو) | تالیف مولانا حمید الدین فراہی رحمۃ اللہ۔ ضخامت ۷۰ صفحات۔ قیمت ۱۰ھر

ملنے کا پتہ: دفتر الاصلاح۔ سرائے میر۔ ضلع اعظم گڈھ

سورۂ تین کی یہ تفسیر مولانا مرحوم کے اسی مخصوص اندازِ تحقیق کی حامل ہے جس میں وہ اجتہاد کا مرتبہ رکھتے تھے۔ انہوں نے تین اور زیتون کے معانی متعین کرنے کے بعد طور سینا اور بلد الامین کے ساتھ ان کا معنوی ربط قائم کیا ہے اور اطمینان بخش دلائل کے ساتھ ثابت کیا ہے کہ یہ چاروں چیزیں، جن کی قسم کھائی گئی ہے، تاریخ انسانی کے اُن چار مہتم بالشان واقعات کی نمائندگی کرتی ہیں جو سورہ کے اصل مقصد، یعنی